مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱/۲ ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف کھانسی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب تاحال شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی عبد المنان صاحب عمر کے ہاں آج صبح لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ مولود حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا پوتا اور حضرت مولوی

جلد ۳۵ | ۱۸ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۸ شعبان ۱۳۶۶ ھ | ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۹

انوکھے مطالبات کی انوکھی تائید

مسٹر ہینڈرسن کی جوابی تقریر جو آزادی بل کے دوران میں انہوں نے پارلیمنٹ میں کی اور جو ۱۶ جولائی کے سول ملٹری گزٹ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں صاحب موصوف نے "Other Factors" دوسری باتوں کے متعلق جو اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ "حد بندی کمیشن دوران عمل میں Other Factors کو بھی زیر غور رکھے گی اس کے یقیناً یہی معنے ہیں۔ کہ پہلا بنیادی اصول یہی ہوگا۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت ہے یا غیر مسلموں کی لیکن بعض صورتوں میں بعض خاص باتیں ایسی ہوسکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس اصول سے انحراف کیا جاسکتا ہے خاص باتوں کی اجازت پنجاب میں سکھ فرقہ کے ماحول کا جائزہ لینے کے لئے دی گئی ہے۔ تاکہ ان کے مذہبی مقامات کا لحاظ رکھا جاسکے"۔ یہ رائے ایسی ہے جس کا کوئی تعلق ۳ جون والی برطانوی تجویز سے ظاہر نہیں ہوتا۔

تجویز مذکور میں کوئی ایک بھی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو الفاظ Other Factors کو سکھوں یا ان کے مذہبی مقامات کے ساتھ مخصوص کرتا ہو۔ کیونکہ تجویز میں سکھوں کا ہندوؤں سے علیحدہ کوئی وجود ہی تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور نہ سکھوں ہی کا کوئی ایسا مطالبہ تھا۔ بے شک لارڈ مونٹ بیٹن نے اپنی افتتاحی تقریر میں سکھوں کے مطالبہ تقسیم پر اظہار افسوس کیا تھا۔ اور ان کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو وہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر کر رہے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی وہ پوزیشن غیر مبہم طور پر تسلیم کر لی تھی۔ جو برطانوی تجویز میں ان کو غیر مسلم کے فریق میں شامل کرکے بیان کی گئی تھی۔

اب ہینڈرسن صاحب کا یہ کہنا کہ Other Factors کا اطلاق خاص طور پر سکھوں پر ہوتا ہے نہایت عجیب ہے۔ اور یہ امر تمام تجویز کو ہی سر سے مسترد کردیتا ہے۔ اگر ان الفاظ کا خاص طور پر سکھوں پر اطلاق ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ اس کا ذکر تجویز میں کردیا جاتا۔ اگرچہ جس اصول پر تقسیم سب فریقوں کی طرف سے تسلیم کی گئی تھی۔ یہ بات اس اصول کے سراسر خلاف ہوتی

علاوہ ازیں یہ تجویز لارڈ مونٹ بیٹن نے مختلف فریقوں کے سمجھوتہ سے بنائی۔ اور اس معاہدہ میں سکھ لیڈر سردار بلدیو سنگھ بھی شامل تھے۔ اگر ان الفاظ کے کوئی ایسے معنی ہوتے تو ممکن نہ تھا۔ کہ سردار بلدیو سنگھ معاہدہ میں اس کی تشریح نہ کرا لیتے۔ اور اس کو تجویز میں شامل نہ کیا جاتا۔ اس لئے ایسی نئی توجیہہ کے نہ صرف تجویز کے الفاظ ہی متحمل نہیں بلکہ اس معاہدہ کی بھی خلاف ورزی ہے۔ جو مختلف فریقوں کے درمیان ہوا تھا۔ جس کی بناء پر لارڈ مونٹ بیٹن نے اس کو الفاظ کا جامہ پہنا کر اس کی برطانیہ سے منظوری حاصل کی تھی

یہ بات کہ Other Factors کے الفاظ سکھوں کے لئے مخصوص نہیں۔ اور ان سے سکھوں کے مذہبی مقامات کی طرف اشارہ نہیں اور کہ یہ الفاظ ہرگز اس لئے داخل نہیں کئے گئے۔ کہ تقسیم کے حقیقی اصول سے انچ بھر بھی انحراف کیا جاسکتا ہے خود اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تجویز کو اپنی آخری صورت میں ڈھلنے کے لئے کئی مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ ان میں سے ایک مرحلہ وہ مشورہ بھی تھا جس مشورہ کو حاصل کرنے کے لئے لارڈ مونٹ بیٹن صاحب انگلینڈ گئے تھے۔ اگر اس قسم کی کوئی خاص بات تجویز میں ہوتی۔ تو اس مشورے کے دوران میں

اس کا کوئی ذکر آتا۔ نیز اس کا ذکر نہ لارڈ مونٹ بیٹن کے پریس کانفرنس والے بیان میں ہے۔ اور نہ انگلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کے بیان میں جو انہوں نے اس وقت دیا تھا

حقیقت یہ ہے کہ بعد میں جب سکھوں کو ہوش آیا اور انہوں نے دیکھا کہ ہندوؤں کے لئے وہ خود تشتت و افتراق کی گہری غاروں میں گر گئے ہیں۔ جس کی طرف لارڈ مونٹ بیٹن نے اپنی افتتاحی تقریر میں بھی اشارہ کیا تھا۔ تو انہوں نے پھر اس قسم کی غیر متعلقہ اور ناقابل پذیرائی دعاوی کرنے شروع کردیئے جو انکی عادت ہے۔ حالانکہ تجویز کے اصول تقسیم کے مطابق سکھوں کی کوئی جداگانہ ہستی ہی نہیں رہتی۔ مسٹر ہینڈرسن نے اب اس بے جا شور و غوغا کو تقویت پہنچانے کے لئے ایک ایسی توجیہہ کردی ہے جس کی تجویز مذکور متحمل نہیں ہوسکتی۔

خود حد بندی کمیشن کی ساخت ہی یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ گو سکھوں کو اس میں نیابت دی گئی ہے۔ لیکن وہ نیابت ہندوؤں سے الگ نہیں ہے۔ کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں کو نصف اور مسلمانوں کو نصف نیابت دی گئی ہے۔ جس کے یہ معنے تھے کہ ہندوؤں اور سکھوں کا کیس مشترکہ ہی ہے۔ بیشک Other Factors کے عام معنے کے مطابق کچھ ایسی باتیں کمیشن کے نوٹس میں لاسکتے ہیں۔ جو انکی قوم کے متعلق ہوں اور جو تقسیم کے حقیقی اور بنیادی اصول یعنی مسلم اور غیر مسلموں کی اکثریت کی خلاف ورزی پر مشتمل نہ ہوں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

لیکن یہ کہنا کہ خاص سکھوں کی وجہ سے تقسیم کے حقیقی اور بنیادی اصول سے انحراف کیا جاسکتا ہے۔ تشریح و توجیہہ کے اختیارات کا نہایت ہی ناجائز استعمال ہے۔ اگر اس غلط توجیہہ سے متاثر ہوکر حدبندی کمیشن نے کوئی ملحقہ مسلم اکثریت والا علاقہ مشرقی پنجاب میں شامل کر دیا۔ تو مسلمان اس کو کسی قیمت پر منظور کرنے پر تیار نہ ہوں گے۔ ایسی غلط بات کو منظور کرنے کا تو خود مسلم لیگ کو بھی کوئی حق نہیں ہے۔ تجویز کی شرائط کے مطابق جو حقوق ان مسلمانوں کو پیدا ہوتے ہیں۔ جو کسی ملحقہ مسلم اکثریت والے علاقے میں رہتے ہیں۔ ان حقوق سے اب انہیں کوئی محروم نہیں کرسکتا۔ خواہ خود مسٹر جناح ہی کیوں نہ ہوں اگر بفرض محال other factors کے لحاظ سے تقسیم کے بنیادی اصول سے انحراف ہوسکتا ہے۔ تو اس کو سکھوں تک محدود کیوں کیا جائے۔ کیوں نہ اس کا فائدہ مسلمان بھی اٹھائیں اور ہندو بھی۔ اور کیوں نہ مسلمانوں کے جو مقدس مقامات مشرقی پنجاب میں آئیں گے۔ اور ہندوؤں کے بھی جو مقدس مقامات مغربی پنجاب میں آئیں گے۔ ان کو بھی کیوں زیر غور نہ رکھا جائے۔ تجویز میں کون لفظ ہے۔ جس سے سکھوں کے تو مقدس مقامات کی تخصیص ہوتی ہے۔ اور دوسرے فریقوں کے ایسے مقامات کی نفی۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسی توجیہوں کی اجازت دی گئی۔ تو تقسیم کا کام قیامت تک نہ نپٹ سکے گا۔ حدبندی کمیشن کا فرض ہے۔ کہ ایسی توجیہوں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف تجویز کی بنیادی شرائط کے مطابق اس کام کو سرانجام دے۔ ورنہ وہ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے گی۔

برار اور گلگت

(از چودھری عبدالواحد صاحب مینیجر الفضل)

دولت آصفیہ حیدر آباد دکن کی طرف سے برار کی واپسی کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور حکومت برطانیہ نے اس مطالبہ کو تسلیم بھی کر لیا ہے۔ لیکن ہندو پریس اس کی شدید مخالفت کر رہا ہے۔ اور اس امر پر زور دے رہا ہے کہ برار جسے انگریزوں نے ایک معین مدت کے لئے پٹہ پر لیا تھا۔ حضور نظام کو واپس نہ کیا جائے۔

اس کے بالمقابل ہندو پریس کی طرف سے اس امر کی پرزور حمایت کی جارہی ہے۔ کہ گلگت کا علاقہ مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کو واپس دے دیا جائے۔ حالانکہ گلگت کا علاقہ اور اس سے ملحقہ مسلم ریاستیں ہونزہ نگر وغیرہ بھی انگریزوں نے مہاراجہ صاحب سے ۱۹۳۶ء میں چالیس سال کے لئے پٹہ پر لی تھیں۔ ہندو پریس کے نزدیک اگر برار کی واپسی ناجائز ہے۔ تو گلگت کی واپسی کیوں جائز ہے۔ کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ اول الذکر کی واپسی کا تعلق ایک مسلم حکمران سے ہے۔ اور مؤخر الذکر کی واپسی کا ایک ہندو حکمران سے۔ اگر کہا جائے کہ برار کی آبادی کی اکثریت ہندو ہے۔ اس لئے اسے مسلم حکمران کو واپس نہیں کیا جاسکتا۔ تو پھر گلگت اور اسکی ملحقہ مسلم ریاستوں کو کیسے مہاراجہ صاحب کشمیر کو واپس کرنا روا ہے۔ جبکہ ان کی ننانوے فی صدی آبادی مسلم ہے۔ اگر غیر مسلموں کی اکثریت کی بناء پر برار کو ہندوستان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ تو پھر گلگت اور اس کے ملحقہ تمام علاقے پاکستان کے سپرد ہونے لازمی ہیں۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) نذیر احمد صاحب ایگریکلچرل اسسٹنٹ راولپنڈی بعض دفتری مشکلات کی وجہ سے تشویش میں ہیں۔ (۲) قاضی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت (۱) افسوس کہ میاں فضل کریم صاحب کہوٹیال ضلع جہلم ۱۱ ؍ جولائی کو وفات پا گئے۔ (۲) محمد ابراہیم ابن شیخ الٰہی بخش صاحب دارالرحمت وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت سعید الفطرت اور مخلص نوجوان تھے۔ اسے موذی مرض سل لاحق ہوگئی تھی۔ جس نے موت تک پیچھا نہ چھوڑا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

لنڈن میں ایک خاندان کا قبول اسلام

اور دو ترکی نژاد نوجوان آغوش احمدیت میں

کچھ عرصہ ہوا۔ مسٹر ابراہیم ہربرٹ بیعت فارم پر کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ انہیں تبلیغ کا خاص شوق ہے۔ وہ اپنے دوستوں کو بھی تبلیغ حق کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی۔ اب ان کی بیوی بھی اسلام قبول کر چکی ہیں۔ اور ان کا اسلامی نام میمونہ رکھا گیا ہے۔ اور ان کی لڑکی کا نام امینہ۔ گویا اس طرح یہ خاندان جو تین افراد پر مشتمل ہے۔ احمدی ہوگیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

چودھری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک ترک محسن خلیل نامی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ مدت سے زیر تبلیغ تھے۔ ان کی بیوی انگلش ہے۔ جس سے بچے بھی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے بقیہ خاندان کو بھی حق کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ محسن خلیل صاحب کے بھائی ان سے پہلے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور یہ جزیرہ سائپرس کے رہنے والے ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت اور اخلاص میں ترقی بخشے۔ آمین (خاکسار جلال الدین شمس)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے سلسلہ میں ایک اور روایت

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

لاہور کی تباہی کے متعلق الفضل میں روایات شائع ہو رہی ہیں۔ اور یہ نہایت اہم واقعہ ہے۔ میں لاہور کی تباہی پر ایک مضمون اس پیشگوئی کی بناء پر لکھنا چاہتا تھا۔ مگر میری صحت اور عملی قوت کا یہ حال ہے۔ کہ باوجود روح میں جوش ہونے کے جسم بغاوت کرنے لگتا ہے۔ اب جبکہ یہ پیشگوئی مولوی محمد یعقوب صاحب نے شائع کر دی ہے (جزاہ اللہ احسن الجزاء) اور چاہا گیا ہے۔ کہ دوسرے لوگ جن کو علم ہو وہ بھی اپنی روایات بھیج دیں۔ میں اس امانت اور شہادت کو ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۹ء کے اواخر یا ۱۹۰۰ء کے اوائل میں جبکہ نہ سیاسی تحریکیں زور پر تھیں۔ نہ اس قسم کے علامات تھے کہ لاہور کی بربادی کے سامان ہوں گے۔ بلکہ لاہور ترقی کر رہا تھا۔ البتہ طاعون پنجاب میں تھی۔ لیکن لاہور اس سے بھی زیادہ متاثر نہ تھا۔ بلکہ ضلع جالندھر وغیرہ میں طوفان آیا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اثنائے گفتگو میں فرمایا (مجھے جو لفظ یاد ہیں وہ لکھتا ہوں)

"لوگ کہیں گے کہ لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا"

مجھے یہ شبہ ہے۔ کہ "کوئی" فرمایا تھا۔ یا "ایک" تھا۔ مگر ظن غالب "کوئی" کا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ آپ نے یہ اس وقت فرمایا۔ جب اس قسم کا خیال نہیں آسکتا۔ لاہور منازل ترقی طے کر رہا تھا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ میری پرانی ڈائریوں میں یہ واقعہ معہ تاریخ بھی درج ہوگا۔ لیکن میں اپنے مرکز سے اور دفتر سے دور ہوں۔ عجیب بات ہے کہ لاہور کا اطلاق صحیح طور پر اس آبادی پر ہوتا ہے۔ جو فصیل اور دروازوں کے اندر ہے۔ اور بڑی تباہی اسی حصہ پر آئی ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مرسل کی پیشگوئی ہے۔ اور اپنے وقت پر پوری ہوکر اسکی سچائی کا زندہ اور تازہ ثبوت ہے۔ (خاکسار عرفانی کبیر)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق "مینیجر الفضل" کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

حکومتِ اٹلی ——— اور ——— اشاعتِ اسلام

پچھلے دنوں انگریزی اخبارات میں یہ خبر بکثرت شائع ہوئی۔ کہ اٹلی کی حکومت نے دو احمدی مبلغین کو جو میلینہ میں اشاعت اسلام کے اہم کام میں معروف تھے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے۔ اور ان پر یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اٹلی میں اشاعت اسلام کی کوئی ضرورت نہیں (بحوالہ ہندوستان ٹائمز ۱۲ جون ۱۹۴۷ء امرت بازار پتریکا ۱۲ جون ڈان ۱۲ جون) اس خبر سے جماعت احمدیہ کے افراد میں تشویش پیدا ہونا ایک فطری اور طبعی امر تھا۔ لیکن حکومت اٹلی کی طرف سے اشاعت اسلام میں یہ مزاحمت باقی مسلمانوں پر بھی کچھ کم شاق نہیں گزری۔ آخر وہ جانتے ہیں کہ باوجود فریضہ تبلیغ کی طرف سے باقی فرقہ ہائے اسلام کی سراسر بے توجہی کے ایک فعال جماعت تو ایسی ہے کہ جس کی تمام تر توجہات کا اسی ایک فریضہ کی ادائیگی کے لئے وقف ہیں اور باوجود تمام عالم اسلام پر جمود طاری ہونے کے پھر بھی اسی جماعت کی شبانہ روز کوششوں کے نتیجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی آواز دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ چنانچہ لاہور کے ایک مسلم اخبار نے حال میں ہی اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے جس غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اخبار تمام اسلامی ممالک کی غیرت کو ابھارتے ہوئے کہ وہ کیوں عیسائی مشنریوں کو جواباً اپنے علاقوں سے نہیں نکال دیتے۔ لکھتا ہے۔

ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق اٹالین گورنمنٹ نے دو احمدی مبلغوں کو جو میلینا میں ۔ ۔ ۔ ۔ اشاعت اسلام کر رہے تھے حکم دیا ہے۔ کہ وہ اس مقام سے رخصت ہو جائیں۔ اٹالین گورنمنٹ نے صاف کہہ دیا ہے کہ وہ اسلامی مبلغوں کو پروانہ راہداری کی سہولتیں بہم نہیں کر سکتی۔ اور ان کو اطلاع دیدی ہے۔ کہ اٹلی میں اشاعت اسلام کی کوئی ضرورت نہیں ہے یعنی روم آئندہ یہ سننا چاہتا ہے، کہ ہندوستان میں مسیحی مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایران اور عراق سے تمام مشنریوں کو چاہیئے کہ رخصت ہو جائیں۔ اگر دنیا کو مسیحیت کی ضرورت ہے (اگرچہ دنیا اس ضرورت سے منکر ہے) تو یقیناً اسے اسلام کی بھی ضرورت ہے۔

اگر روم کو اسلام کی ضرورت نہیں اگر اٹالین گورنمنٹ اسلام کے مبلغوں کو برداشت نہیں کر سکتی، تو حیف ہے مصر پر۔ افسوس ہے ایران اور عراق پر حیرت ہے ترکی اور ہندوستان پر کہ وہ دنیا کے مشنریوں اور جوجوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ اٹالین گورنمنٹ کی فرعونیت کا جواب اس وقت ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس کا جواب ہے ایران اور عراق کے پاس مصر اور ترکی کے پاس کہ وہ بیک بینی دو گوش اپنی سرزمین سے تمام مشنریوں کو رخصت کر دیں اور ان کے تبلیغی اداروں کو ممنوع قرار دے دیں۔ آخر یہ کیا شیطنت ہے کہ اٹلی کو اسلام کی ضرورت نہ ہو۔ مگر ترکی۔ مصر۔ عراق اور ایران۔ شرق الہند اور ہندوستان کو مسیحیت کی ضرورت ہو۔ اور یہ غارت گر ایمان مشنری اسلامی ممالک میں براہ راست اور بالواسطہ عیسائیت کی اشاعت کرتے پھریں"

آگے چلکر یہ اخبار اپنی اسی اشاعت میں "مصر اور ویٹیکان" کے زیر عنوان اسی خبر کا اعادہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"روم سے اطلاع آچکی ہے کہ اٹالین گورنمنٹ نے چند مسلم مشنریوں سے یہ کہہ دیا ہے۔ کہ اٹلی کو اسلام کی ضرورت نہیں۔ یعنی کوئی مبلغ اٹلی میں اسلام کی تبلیغ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ مصر ترکی عراق اور ایران میں عیسائی مشنری اپنی فریب کاریوں کا جال مدت سے پھیلا رہے ہیں۔ اٹلی کی اسلام دشمنی کا جواب اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ مسلمان ممالک بھی صاف صاف کہہ دیں۔ کہ ان کے ممالک کو ایسے مذہب کی ہرگز ضرورت نہیں۔ جو ہمیشہ سے اسلام کا خطرناک حریف رہا ہے۔ مگر ہمیں یہ اطلاع پڑھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ حکومت مصر ویٹیکان سٹی (پوپ کی آزاد ریاست) سے ڈپلومیٹک تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اور عنقریب فریقین میں نمائندوں کا مبادلہ ہوگا۔ مسلم حکومتوں کی یہ وہ کمزوریاں ہیں۔ جو انہیں دوسروں کی نظروں میں خوار کر رہی ہیں۔ اسلامی غیرت اور صلابت کا تقاضا یہ تھا کہ پوپ کو اٹالین گورنمنٹ کی فرعونیت سے آگاہ کیا جاتا۔ اور اس کے بعد ہر قسم کے تعلقات کا خاتمہ۔ مگر اب اسلامی غیرت کا یہ عالم ہے۔ کہ حکومت مصر پوپ سے تعلقات قائم کر رہی ہے۔ اور یہ وہ حرکت ہے جسے اسلامی غیرت ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی"

(روزنامہ زمزم ۱۱ جولائی ۱۹۴۷ء)

روزنامہ "زمزم" نے عیسائیت کی طرف سے تبلیغ اسلام کے راستے میں [illegible] مزاحمت پر جس غیرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ دوسرے مسلم اخبارات کے لئے مشعل راہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت میں اغیار کی طرف سے روک ڈالنا ہر اس شخص پر جو اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے شاق گزرنی چاہیئے۔ خصوصاً اس حال میں جبکہ مزاحمت کرنے والے خود ان میں گھس کر اپنے عقائد کی تبلیغ میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہوں۔ کیونکہ اس حال میں خاموش بیٹھ رہنا بے غیرتی پر دلالت کرتا ہے [illegible]

جاگو جاگو

جاگو جاگو کہ شب تمام ہوئی ۔۔۔ نور سے خاک ہمکلام ہوئی
نیند ہر ایک پر حرام ہوئی

اٹھو اٹھو ستارے جاتے ہیں ۔۔۔ دیکھو دیکھو نظارے آتے ہیں
کتنے دلکش ہیں! کتنے بھاتے ہیں!

کھولو کھولو چمن کا دروازہ ۔۔۔ اندر آنے دو نکہت تازہ
گل کے رخ پر ہے اوس کا غازہ

یہ ہمالہ ہے برف پوش کھڑا ۔۔۔ یا اک انبار ہے تقدس کا
اس کو کہتے ہیں جلوۂ سینا

یہ افق آتشی و زرد و کبود ۔۔۔ یا ہیں غلمان و حور سر بسجود
یا ہم آغوش شاہد و مشہود

نہمؔ

"زمرم" نے مسلم حکومتوں کو غیرت دلانے کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ حق اور انصاف کی رو سے بالکل درست ہے۔ اگر عیسائی ممالک اشاعت اسلام کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کو کیوں برداشت کیا جائے؟ غیرت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جواباً اسلامی ممالک عیسائیت کی تبلیغ کو ممنوع قرار دے دیں۔ لیکن اس کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلے اسلامی مفاد کے پیش نظر گفت و شنید کے ذریعے کوشش کی جائے کہ اٹالین گورنمنٹ اپنا نامعقول حکم واپس لے لے۔ تا حالات کے بگڑ جانے کی وجہ سے تبلیغ اسلام کا وہ عظیم الشان کام جو اس وقت تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔ رکنے نہ پائے۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے برطانیہ اور اٹلی کی حکومتوں سے گفت و شنید ہو بھی رہی ہے۔ اگر خدانخواستہ اٹالین گورنمنٹ کسی صورت میں بھی اپنی اسلام دشمنی کو ترک کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو پھر واقعی اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ وہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا پر عمل کر کے عیسائی ممالک کو سبق دیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں اٹلی کی اس معاندانہ روش کا یہی بہترین علاج ہوگا۔ اس معاملے سے امریکہ اور انگلستان بھی لاتعلق تصور نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے کہ مشرقی ممالک میں سیاسی اغراض کے پیش نظر عیسائیت کی تبلیغ کے سب سے بڑے علمبردار یہی ہیں۔ اب نئے پیدا ہونے والی صورت حالات کے ماتحت مشرقی ممالک ایک ایک کر کے آزاد ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر اٹلی کی موجودہ روش اسی طرح قائم رہی۔ تو پھر ہو سکتا ہے کہ یہ آزاد ممالک بھی جواباً عیسائیت کے مبلغوں کو وہ سہولتیں بہم نہ پہنچائیں۔ جو آج تک ان کو امریکہ اور انگلستان کے سیاسی اقتدار کی وجہ سے میسر آتی رہی ہیں۔ امریکہ انگلستان اور دیگر عیسائی ممالک کو خود اپنے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے کامل آزادی روا رکھیں۔ تا ان کو خود عیسائیت کی تبلیغ میں کہیں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

پچھلے دنوں جب دارالعوام میں نائب وزیر ہند پر یہ سوال کیا گیا کہ گورنمنٹ برطانیہ نے بعد انتقال اقتدار ہندوستان میں تبلیغ کرنے والے یورپین۔ عیسائی مشنریوں کے حقوق کی حفاظت کا کیا انتظام کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اس سلسلے میں کسی خاص حفاظتی اقدام کی ضرورت نہیں۔ ان کے حقوق آزادی ضمیر اور اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے راستہ میں مجھے امید ہے ہندوستان کی نئی حکومتیں کبھی مزاحم نہ ہوں گی۔ اور ان کو بخوشی اجازت دیں گی۔ کہ وہ حسب سابق آزادانہ طور پر اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہیں۔ (ڈان ۱۰ رجولائی ۱۹۴۷ء)

اس میں کوئی شک نہیں کہ آزادی ضمیر اور آزادی مذہب جس میں تبلیغ و اشاعت اور تبدیلئ مذہب دونوں شامل ہیں۔ ایسے امور ہیں کہ ان کے راستے میں قانونی جکڑبندیاں اور حکام کی جانبدارانہ روشیں مزاحم نہ ہونی چاہئیں لیکن صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ بلا تفریق و امتیاز تمام ممالک میں اور یقیناً اٹلی میں بھی۔ اس بارے میں ہندوستان سے نائب وزیر ہند کی توقعات بجا ہیں۔ لیکن تمام عیسائی ممالک کو بھی جن میں اٹلی بھی شامل ہے۔ ایسی ہی رواداری اور فراخ حوصلگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ امید ہے امریکہ اور انگلستان اٹلی پر زور دے کر اس کو مجبور کریں گے۔ کہ وہ اسلام کے بارے میں اپنی موجودہ روش کو بدل لے۔ تا دنیا میں سب مذاہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حالات سازگار ہو جائیں۔ اور یہ موقع پیدا نہ ہو کہ اسلامی ممالک اپنے ہاں عیسائیت کی تبلیغ کو ممنوع قرار دینے پر مجبور ہو جائیں۔ (مسعود احمد۔ واقف زندگی)

درخواست دعاء

مکرم مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ مالابار اپریشن کے بعد ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آ گئے ہیں۔ لیکن ابھی کامل صحت نہیں ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

اطلاع

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ لکھنؤ کو ٭

احمدیت ہی غالب ہو کر رہے گی

(از جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے نائب ناظر تعلیم و تربیت)

دنیا چاہے کتنا ہی زور کیوں نہ لگائے اور انقلابات عالم خواہ کتنے ہی پلٹے کیوں نہ کھائیں۔ مگر وہ بات جو علیم و خبیر خدا نے اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آج سے پچاس سال پہلے فرمائی تھی کہ

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھیگا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

یقیناً پوری ہو کر رہے گی۔ آج دنیا کے لوگ حیران ہیں۔ کہ یہ قومیں جو دن رات تباہ کن آلات بنانے اور ایک دوسرے پر اپنے حلقۂ اقتدار کو مضبوط سے مضبوط تر اور وسیع سے وسیع تر کرنے میں گذر رہے ہیں۔ کس طرح ایک خدا کے آستانے پر جھک جائیں گے۔ اور یہ قومیں جن کا تمدن اسلام تو الگ رہا۔ خود اپنے مذہب کے اصولوں سے بھی کوسوں دور ہے۔ کس طرح دیانت اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے لگ جائیں گی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ محض دنیوی اسباب پر بھروسہ کرنے والا یہ گمان نہیں کر سکتا۔ کہ وہ لوگ جو مذہب کا نام سنتے ہی قدامت پرستی کے طعنے دینے لگ جاتے ہیں۔ اور جن کی عقلیں سمجھ ہی نہیں سکتیں۔ کہ مٹھی بھر افراد کی جماعت بھی کوئی حیثیت رکھتی ہے۔ اس جماعت میں ایسی والہانہ عقیدت سے شامل ہوں گے۔ کہ گویا وہ مدتوں سے اس کے منتظر تھے۔ مگر ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین کامل رکھتے ہیں۔ کہ ضرور ایسا ہوگا۔ سورج مشرق سے طلوع ہو سکتا ہے۔ مگر خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ عقائد کی بحث جانے دیجئے۔ کیا یہی امر کہ ایک شخص آج سے پچاس سال

پہلے یکہ و تنہا دنیا میں ایک اعلان کرتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اپنے اور پرائے سب اس کی مخالفت میں کمر باندھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خدا ہر قدم پر اس کی تائید کرتا ہے۔ ایک مبصر آنکھ کے لئے اس کا ثبوت نہیں۔ کہ اس کی باتیں پوری ہونگی۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ دنیا کا کوئی تمدن جو کسی ملک میں بھی نمایاں اثر رکھتا ہو۔ اس وقت تک زندہ نہ رہے گا۔ جب تک کہ وہ ہمارا اثر قبول نہ کرے۔ اور کامیاب نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس کی بنیاد ہمارے اصولوں پر نہ قائم ہوئی ہو۔ یہ باتیں بیشک ابھی ایک خواب ہیں۔ ویسا ہی خواب جیسا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ مسجد نبوی کی ٹپکتی ہوئی چھت کے نیچے دیکھا کرتے تھے لیکن بالآخر یہ باتیں پوری ہوں گی۔ اور ہمیں ان کے پورے ہونے کا اسی طرح یقین ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے خواب پورے ہوئے۔

ایک طرف آج مادہ پرستی ہے۔ جو اپنے انتہائی عروج کے نقطے پر ہے۔ عیش و عشرت کے بے پناہ سامان ہیں۔ علم اور تنقید علم کے دور دورے ہیں۔ تاریخ کی چھان بین ہو رہی ہے۔ اور سائنس کو جذبات کے تحت لا کر ہر نظریہ پر نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ مگر دوسری طرف توکل علی اللہ کا عجیب عالم ہے۔ مادہ پرستی کی بجائے ایمان اور عرفان کا آغاز ہے۔ سیاست کی بجائے سچی دیانت اور سچی اخوت کارفرما ہے۔ سائنس اور فلسفہ کے مقابلے پر قربانی اور رضائے الٰہی کے بیش بہا تحفے ہیں۔ مادی تہذیب کی پرفریب تخریبی کارروائیوں کے برخلاف یہاں عزم یہ ہے۔ کہ ہم دنیا کو ایسے مقام پر لا کر چھوڑیں گے۔ جہاں سیاست علم اور تمدن ایک ہی معیار پر پرکھا جائے گا۔ اور وہ معیار رضائے الٰہی اور اسوۂ کامل کا معیار ہوگا۔

٭ یکم جولائی ۱۹۴۷ء سے لکھنؤ سے کوئٹہ برائے تبلیغ دو ماہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ان کا پتہ معرفت اقبال بوٹ ہاؤس کوئٹہ ہوگا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

محترمہ امۃ اللہ غلام فاطمہ صاحبہ کی وفات حسرت آیات

محترمہ امۃ اللہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ حضرت کرم منشی عبد الغنی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ دہرم کوٹ بگہ کی وفات حسرت آیات ۱۲ جولائی بروز جمعہ ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ ۱۳ کی صبح کو نعش قادیان پہنچائی گئی۔ اس دن سیرۃ النبی کا جلسہ بھی تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تقریباً پانچ صد احباب جنازہ میں شامل ہوئے۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

مرحومہ کی شادی بیس سال کے قریب ہوا۔ بچہ کلاں میں ہوئی تھی۔ اور بیچ آنی کی حالت میں وفات ہوئی۔ بچوں الدین کیلئے سخت صدمہ کا باعث ہوئی اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحومہ علاوہ موصیہ ہونے کے پنجگانہ نماز اور تہجد کی پابند تھیں اور باوجود گھر کے کاروبار کی ذمہ داری بھی اس پر تھی۔ مگر نمازوں سے کبھی غافل نہ ہوتی تھی۔ اور اس وجہ سے اپنے اور بیگانے اس سے محبت رکھتے اور عزت سے پیش آتے تھے۔

مرحومہ قادیان سے قبل لجنہ اماء اللہ دہرم کوٹ بگہ کی سیکرٹری تھیں۔ اور اپنے فرائض کو عمدگی سے بجا لاتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے محبت تھی جب کبھی قادیان آتی تھیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صاحبزادیوں سے ملتی اور خوشی محسوس کرتی تھیں۔

مرحومہ کو دینی کاموں سے خاص دلچسپی تھی جب تک شادی نہیں ہوئی تھی لجنہ کی تنظیم اور ان کو نماز باجماعت کی تلقین وغیرہ کرتی اور چندہ وصول کرتی اور اجلاس کے دستورات میں بیداری پیدا کرتی تھیں۔ شادی کے بعد بچہ کلاں جانے پر وہاں کی مستورات کی تنظیم کی اور مستورات کو ہر جمعہ پر جمع کر کے جمعہ پڑھاتی اور نیک کاموں کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ نہایت عمدہ اخلاق کی مالکہ تھیں اور ایک سچا نمونہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت اور برکت نازل فرمائے اور بہشت بریں میں داخل کرے۔

(خاکسار محمد الدین مولوی فاضل قادیان)

ہماری تبلیغی جدوجہد۔ رپورٹ بابت مئی ۱۹۴۷ء

مئی ۱۹۴۷ء میں ۲۲۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان احباب نے مندرجہ ذیل ذرائع کے واسطہ سے بیعت کی:

مقامی تبلیغ	۲	دیہاتی مبلغین	۱۴
دیگر مبلغین	۸	افراد جماعت ہائے احمدیہ	۱۳۶
ذاتی تحقیق	۶۲	کل میزان	۲۲۲

مبلغین اور افراد جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ نومبائعین نے بیعت کی۔ درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

نام افراد	تعداد بیعت
فیض احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت ملکوال	۷
حکیم محمد جمیل صاحب موکل گورداسپور	۶
سید امیر حسین صاحب امیر جماعت لوہرنگ۔ گجرات	۵
مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	۴
محمد عبد اللطیف صاحب دیہاتی مبلغ	۴
مولوی محمد ثناء اللہ صاحب بڈھا ٹون	۴
بشیر محمود صاحب لوتیچھ	۳
حکیم عبد الرحیم صاحب مسجد فضل	۳
محمد اسد اللہ خان صاحب منبر ابنگال	۳
محمد دین صاحب امیر جماعت ننال	۳
محمد محب اللہ صاحب بنگالی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	۳
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۳
بہادر علی شاہ صاحب ملک پور خورد	۳
عبد المنان قمر سنوری کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	۳
مرزا علیشاہ صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ	۲
عبد الحی صاحب سٹورہ	۲
سلطان علی صاحب سیکرٹری مال پیروچی	۲
سلطان علی صاحب امیر جماعت پیروچی	۲
سردار محمد طیب صاحب ڈگری سندھ	۲
خان محمد اکرم خان صاحب امیر جماعت پشاور	۲
نور محمد خان صاحب چک نشتر	۲
میاں روشن دین صاحب موچی مونگ	۲
حضرت مفتی محمد صادق صاحب	۲
انور احمد صاحب کاہلوں سیکرٹری جماعت کلکتہ	۲
نذیر احمد صاحب صدیقی معلم الوقفین قادیان	۲
یوسف الہ دین صاحب سکندرآباد دکن	۲
غلام احمد صاحب رشک مقامی تبلیغ	۲
شیخ محمد صاحب سیکرٹری جماعت ڈیریوالہ	۲
سید محمد شاہ صاحب بازار پورا کشمیر	۱
محمد شفیع صاحب امیر جماعت شریف آباد خادم	۱
محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت مونگ	۱
چراغ بخش صاحب بہاولپور	۱
راجہ محمد صاحب مرگ	۱

نام افراد	تعداد بیعت
محمد صادق صاحب سول سپلائی سیالکوٹ	۱
شیخ عبد القادر صاحب لائلپور	۱
حکیم الدین احمد صاحب کلرک جامعہ احمدیہ	۱
محمد اکبر صاحب لکیہ بھٹی	۱
سید رضا حسین صاحب اٹاوہ	۱
نعمت اللہ خان صاحب متعلم دیہاتی مبلغین کلاس	۱
مستری غلام محمد صاحب دار البرکات	۱
غلام احمد صاحب دیہاتی مبلغ جھنگ	۱
صادق علی صاحب چک ۹۹ بہاولپور	۱
حبیب اللہ صاحب بھیرا	۱
علم دین صاحب معرفت محمد ابراہیم صاحب	۱
مبارک علی صاحب کھگانہ	۱
شیخ قدرت اللہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت نابھہ	۱
احمد رمضان صاحب ڈالے	۱
عبد الرحیم صاحب دیہاتی مبلغ	۱
غلام محمد صاحب دیہاتی مبلغ لوہیوالہ	۱
فضل محمد خان صاحب کانپور	۱
محمد ابراہیم صاحب دیہاتی مبلغ	۱
محسن خان صاحب دیہاتی مبلغ	۱
سید احمد صاحب وکیل رامپور	۱
عبد المجید صاحب احمدپور	۱
شاہزادہ بیگم صاحبہ Kachora	۱
محمد یعقوب صاحب کاتب اخبار الفضل	۱
مولوی عبد العزیز صاحب	۱
عبد الغفور صاحب قلعی گر بیٹ آباد	۱
ڈاکٹر نور حسین صاحب ڈھاکہ	۱
مولوی عباد الحسن صاحب ڈھاکہ	۱
مکرمی جناب محمد یحیٰ صاحب پہرہ دار	۱
ملک عمر علی صاحب قادیان	۱
غلام حیدر صاحب دیہاتی مبلغ	۱
علی محمد صاحب [illegible]	۱
محمد شریف صاحب دیہاتی مبلغ کرتو	۱
حمید احمد صاحب سپاہی دیہاتی مبلغ	۱
محمد [illegible] صاحب کمال ڈیرہ	۱
محمد سعید صاحب دیہاتی مبلغ [illegible]	۱
سید علی صاحب واقف زندگی [illegible]	۱
محمد رمضان ولد [illegible] ارگام	۱
صوفی محمد دین صاحب لوہیوالہ	۱
سردار رحمت اللہ صاحب دار العلوم	۱
غلام حیدر صاحب تلونڈی جھنگلاں	۱
عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ	۱
فضل الٰہی صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ	۱
محمد طفیل خان صاحب انسپکٹر بیت المال	۱
امیر صاحب جماعت احمدیہ باٹھانوالہ	۱
ملک محمد دین صاحب خادم دفتر	۱
پرائیویٹ سیکرٹری	۱
علی صاحب قلعہ [illegible]	۱
رستم علی صاحب عالم گڑھ گجرات	۱
عبد الصمد صاحب حیدرآبادی	۱
محمد سلیم صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ	۱

چوبیس ۲۴ افراد نے بیعت کی!

جب سے ہمارے مبلغین اپنے اپنے متعلقہ حلقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ اور ہر پیاسی روح تک پیغام حق پہنچا رہے ہیں۔ وصدر ذیلی رپورٹ میں ایک جگہ جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔ ایک شخص نے بیعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت عطا فرماوے۔ بعد ازاں بیعت اس وقت تک چوبیس افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ احباب ان کی استقامت کیلئے دعا فرماویں۔

ایک بات جو اس رپورٹ میں قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ چند خاندان اس قسم کے تھے جو کہ بہت عرصہ سے عیسائی ہو گئے تھے۔ ان میں سے بارہ افراد ہمارے مبلغ مولوی عبد الکریم صاحب سابق پادری عبد الکریم صاحب کے ذریعہ پھر دوبارہ اسلام قبول کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرماوے۔ آمین۔

تحریک:۔ احباب ہمارے کارکنوں اور مبلغین کے لئے دعا فرماویں۔ نیز صیغہ مقامی تبلیغ کے فنڈ کو مضبوط کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (انچارج دفتر مقامی تبلیغ قادیان)

64

ایک نہائت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ۔ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاءاللہ ہمارا کارخانہ چندماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپیہ کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اسمیں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ انہی کو ترجیح دی جائیگی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جاسکتے ہیں۔

مرزا شریف احمد (صاحبزادہ)

چند بہت فائدہ دینے والی چیزیں

اطریفل کشنیزی تبخیر معدہ کے لئے مفید ہے اور اسکی وجہ سے آنکھ کان اور سر میں پیدا ہونے والے درد کیلئے نافع ہے اشوب چشم میں خصوصیت سے فائدہ دیتا ہے اور مقوی بصر و دماغ ہے قیمت ایک روپیہ چار آنے چھٹانک **اطریفل زمانی** دماغ کا تنقیہ کرتا ہے درد سر قولنج قبض مالیخولیا نزلہ دائمی اور تبخیر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ **جوارش جالینوس** قوت ہاضمہ کو قوی کرتی ہے اور بدہضمی کی شکائت کو دور کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے۔ معدہ اور انتوں کے فعل کو درست رکھتی ہے۔ گردوں اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ ریاحوں کو رکنے نہیں دیتی۔ اور قبض نہیں ہونے دیتی۔ درد کمر اور دوسرے بلغمی امراض کے لئے حد درجہ نافع ہے۔ جو اسے ہمیشہ استعمال میں رکھتے ہیں۔ ان کے بال سفید نہیں ہونے دیتی۔ فی شیشی دو روپے چار آنے **جوارش کمونی کبیر** قوتِ ہاضمہ کو قوی کرتی اور قبض کو رفع کرتی ہے معدہ کی رطوبات خشک کرتی ہے اور بدہضمی کی شکایت کو دور کرتی ہے ایک روپیہ چھٹانک **جوارش زرعونی**:۔ گردوں اور کمر کو تقویت دیتی ہے مقوی مرکب ہے ایک روپیہ چھٹانک **گلقند** درجہ خاص قیمت فی پاؤ سوا روپیہ **معجون فلاسفہ**:۔ اعضائے رئیسہ دشریفہ کے لئے مفید ہے دل و دماغ اور جگر کو قوت بخشتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔ مقوی ہے نسیان کو دور کرتی ہے اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے درد کمر اور درد گردہ کے لئے نافع ہے منہ کی بدبو دور کرتی ہے۔ ایک روپیہ چار آنے چھٹانک

ملنے کا پتہ

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

برف کی مشین برائے فروخت

۲۵ ٹن امونیا کمپریسر میسرز ایل سٹرن اینڈ کمپنی گلاسگو کا بنا ہوا جس کے ہمراہ ۱۰۰ ہارس پاور الیکٹرک موٹر آر۔پی۔ایم ۷۳۰ میسرز کرمپٹن پارکنس انگلینڈ کی بنی ہوئی۔ تفصیلات کیلئے اے مجید پال ٹھیکیدار نظام اسٹیٹ ریلوے سکندرآباد کو لکھیں

اعلان دارالقضاء

بمقدمہ شیخ فیض اللہ صاحب ولد خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم مقیم قادیان بنام شیخ قدرت اللہ صاحب و شیخ یعقوب اللہ صاحب پسران خانصاحب موصوف و محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ خانصاحب مرحوم فریق مدعا علیہ کو مقدمہ کی پیروی کیلئے اطلاع دینے میں معمولی طریقہ سے کامیابی نہیں ہوسکی لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ رصالتاً یا وکالتاً ۲۳ اگست ۸ بجے شام دارالقضاء قادیان میں آکر پیروی مقدمہ ہذا کریں۔ ورنہ مجبوراً یکطرفہ کاروائی کی جائیگی۔ قاضی

ضروری اطلاع

مکان واقعہ محلہ دارالفضل جس میں ماسٹر فضل حسین صاحب بطور کرایہ دار رہتے ہیں۔ اور جس کو ہمارے بہنوئی صاحب بیع یا ہبہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کوئی صاحب اسوقت تک رہن و بیع نہ لیں۔ جس وقت تک ہم ہمشیرگان دختران سید عزیز الرحمٰن کے مکان مذکورہ بالا میں شرعی حصہ کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ فاطمہ بانو اہلیہ محمد یحییٰ خاں مرحوم

(ضروری خبریں)

آزادی ہند کا مسودۂ قانون برطانوی دارالامراء میں

لنڈن ۱۶ جولائی۔ ہندوستان کی آزادی کا مسودۂ قانون کل برطانوی دارالامراء نے بھی پاس کر دیا۔ بل پر بحث کرتے ہوئے لیبر پارٹی اور کنزرویٹو پارٹی کے متعدد ممبروں نے بل کی تعریف کی۔ لارڈ لسٹویل وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کس طرح درجہ بدرجہ آزادی کی منزل تک پہنچا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ جب ملک کی تقسیم کے نقصانات ہندوستانیوں پر ظاہر ہو جائیں گے۔ تو موجودہ تقسیم شدہ ملک پھر ایک حکومت میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور اس طرح وہ دنیا میں ایک عظیم الشان طاقت بن جائے گا۔ ہاؤس کے واحد ہندوستانی رکن لارڈ سنہا نے تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے امید ہے کہ دونوں نئی بننے والی حکومتیں برطانوی دولت مشترکہ کی ممبر رہیں گی۔ کیونکہ اسی میں ان کا مفاد مضمر ہے۔ لارڈ ٹمپل وڈ۔ لارڈ ہیلی فیکس۔ اور لارڈ پیتھک لارنس نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ امید ہے کہ کل جمعہ کے روز ملک معظم ہندوستان کی آزادی کے مسودہ قانون کی منظوری دے کر اسے قانون کی صورت میں تبدیل کر دیں گے۔

مختلف ممالک کے چار سو تاجر جاپان جا سکیں گے

اتحادی بورڈ کا فیصلہ

واشنگٹن ۱۶ جولائی۔ جاپان کے ساتھ تجارت کرنے کے سلسلہ میں اتحادی بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ جاپان کے ساتھ تجارت کرنے کے لئے جنرل میکارتھر پرمٹ جاری کیا کریں۔ پرمٹ لینے والے تاجروں کو اپنی حکومتوں کی معرفت درخواست دینی پڑے گی۔ لیکن ضروری نہیں ہر درخواست کنندہ کو ضرور پرمٹ مل جائے۔ ان تاجروں کو ۱۵ اگست کے بعد جاپان میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ چار سو تاجروں کو فی الحال وہاں جانے کی اجازت دی جائے گی۔ ان میں سے ۱۰۲ تاجر امریکہ کے۔ ۷۴ برطانیہ کے۔ ۶۶ چین کے ۲۷ ہالینڈ کے ۳۳ آسٹریلیا کے۔ ۶۲ فرانس کے اور ۸۵ کینیڈا کے ہوں گے۔ ہندوستان کے ۳۹ تاجر جاپان جا سکیں گے واضح رہے کہ تاجروں کے اس کوٹہ میں روس شامل نہیں کیا گیا۔

غیر ممالک کو سکھ بنانے کا عزم

سکھ مبلغ کی روانگی

امرتسر ۱۶ جولائی۔ شرومنی اکالی دل نے امریکہ اور انگلستان میں سکھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے لئے اپنے مبلغین بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں پرنسپل گنگا سنگھ ۲۰ جولائی کو روانہ ہوں گے۔ آپ غیر ممالک میں جانے والے پہلے سکھ مبلغ ہوں گے۔

انڈونیشیا نے ڈچ تجاویز مسترد کر دیں

بٹیویا ۱۶ جولائی۔ ڈاکٹر شریف الدین وزیر اعظم انڈونیشیا نے اپنی ایک نشری تقریر میں اعلان کیا۔ کہ حال ہی میں ڈچ گورنمنٹ نے جو تجاویز جمہوریہ انڈونیشیا کے سامنے رکھی تھیں انہیں مسترد کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک یہ تجاویز انڈونیشی عوام کے مفاد کے منافی ہیں۔

پٹیالہ میں علیحدہ یونیورسٹی

پٹیالہ ۱۶ جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کے بعد پٹیالہ میں علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے اس سلسلے میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے صدر مسٹر بی۔ این کھوسلہ سابق پرنسپل پٹیالہ کالج ہیں۔ یہ کمیٹی یونیورسٹی کے لئے سکیم تیار کرے گی۔

عبد الغفار خاں کی پیر صاحب آف مانکی سے ملاقات

پشاور ۱۶ جولائی۔ سرحد کے سرخ پوشوں کی طرف سے عبد الغفار خاں نے ایک دفعہ پھر مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں کل رات خان عبد الغفار خاں نے پیر صاحب آف مانکی شریف سے ملاقات کی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد پیر صاحب آف مانکی شریف دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ مسٹر محمد علی جناح کو ملاقات کی تفصیل سے آگاہ کریں گے۔

سکھ اور پاکستان اسمبلی

لاہور ۱۶ جولائی۔ آج سکھ لیڈروں کی ایک میٹنگ میں اس امر پر غور کیا گیا ہے کہ سکھ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں شریک ہوں یا نہ ہوں۔ مسٹر بلدیو سنگھ اس میں شریک ہوئے۔ میٹنگ نے پانچ اشخاص کی ایک کمیٹی قطعی فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کی۔ ماسٹر تارا سنگھ بھی اس کے رکن ہوں گے۔

حدود کمیشن کے اجلاس صدر کے بغیر

لاہور ۱۶ جولائی۔ سر ریڈ کلف صدر پنجاب حدود کمیشن نے آج بذریعہ طیارہ پنجاب کے بعض مقامات کا دورہ کرنا تھا۔ لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے آپ نے یہ دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ حدود کمیشن کے اجلاس میں شریک نہیں ہوا کریں گے البتہ کمیشن کے اجلاس کی کارروائی باقاعدہ طور پر آپ کو مطلع کیا جاتا رہے گا۔ آپ کمیشن کو مناسب ہدایات دیتے رہیں گے۔

ہندوستان کی آزادی ادھوری ہوگی

ڈاکٹر مونجے کا بیان

ناسک ۱۶ جولائی۔ ہندو مہاسبھائی لیڈر ڈاکٹر مونجے نے ایک بیان میں کہا۔ پاکستان کو پوری آزادی دے دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح پاکستان کے سیاہ و سفید کے مکمل اختیارات رکھتے ہوں گے اس کے برعکس ہندوستان کو ادھوری آزادی ملے گی۔ کیونکہ گاندھی جی کی انگریز نوازی کی بدولت لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ہندوستان پر مسلط رکھنے کا افسوسناک فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

سرحد میں استصواب عامہ ختم ہو گیا

۲۰ جولائی کو نتیجہ کا اعلان ہوگا

پشاور ۱۶ جولائی کل سرحد کے تمام حلقہ جات انتخاب میں پولنگ ختم ہو جائے گا۔ توقع ہے کہ نتیجہ کا اعلان ۲۰ جولائی کو وائسرائے محل دہلی سے ہو جائے گا مسلم لیگی حلقوں کو امید ہے کہ ووٹروں کی بہت بڑی اکثریت نے پاکستان کے حق میں رائے دی ہے۔ سرحد کی کانگرس کمیٹی نے گو ریفرنڈم کا مقاطعہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر بھی وہ ہر ممکن طریق سے لیگ کی راہ میں مشکلات پیدا کرتی رہی ہے۔ کل کا دن اقلیتوں کے ووٹ کے لئے مخصوص تھا۔ گو اکثر ہندوؤں اور سکھوں نے ووٹ نہیں ڈالے لیکن متعدد غیر مسلموں نے بالخصوص ہندوستانی عیسائیوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دئیے۔ اندازہ ہے کہ ۸۰ فیصدی ووٹ لیگ کے حق میں پڑے ہیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارت پر

۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک کوئی پابندی نہیں ہوگی

نئی دہلی ۱۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں برسر اقتدار آنے والے لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک ہندوستان اور پاکستان دونوں اقتصادی۔ تجارتی۔ مالی اور محصولات کے معاملہ میں ایک ملک کی حیثیت سے کام کریں۔ اس تاریخ تک دونوں ممالک میں آزادانہ تجارت ہوتی رہے گی۔ مال اور آدمیوں کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ کرنسی بھی مشترکہ رہے گی۔

۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کے بعد اگر پاکستان گورنمنٹ نے مناسب سمجھا۔ تو علیحدہ کرنسی کا اعلان کر دے گی۔ اگر پاکستان نے محصولات کی شرح وہی رکھی جو ہندوستان میں ہے تو امید ہے کہ مارچ ۱۹۴۸ء کے بعد بھی تجارت اور محصولات وغیرہ کے سلسلے میں کوئی پابندی نہیں لگائی جائے گی۔